1

نئے سال میں اپنے کاموں میں نیا جوش پیدا کرو

(فرمودہ 12 جنوری 1951ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''دن آتے بھی ہیں اور جاتے بھی ہیں، سال شروع بھی ہوتے ہیں اور ختم بھی ہوتے ہیں۔ بظاہر تو یہ ایک معمولی اور ایک بے اثر سی چیز نظر آتی ہے۔ ایک تسلسل ہے جس کی ابتدا کو دنیا کا کوئی انسان نہیں جانتا اور ایک تسلسل ہے جس کی انتہا کو دنیا کا کوئی انسان نہیں جانتا، نہ آج سے دو ہزار سال قبل کے لوگ ہماری حالتوں سے واقف تھے اور نہ آج سے دو ہزار سال بعد کے لوگوں کے حالات سے ہم واقف ہیں بلکہ ہم ان لوگوں سے بھی کَمَا حَقُّہٗ واقف نہیں جو آج سے دو ہزار سال قبل گزر چکے ہیں اور جن میں سے بعض کے واقعاتِ زندگی تاریخ میں محفوظ سمجھے جاتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم اِس زمانہ کے تمام لوگوں کو بھی نہیں جانتے۔ بلکہ اِس زمانہ کے لوگ تو الگ رہے امریکہ، یورپ، چین اور جزائر کے رہنے والے تو ہماری نظروں سے اوجھل ہیں ہم اپنے ملک کے رہنے والوں کو بھی نہیں جانتے بلکہ ملک کے رہنے والوں کا بھی سوال نہیں ہم اپنے شہر کے رہنے والوں کو بھی نہیں جانتے، ہم اپنے محلّہ کے رہنے والوں کو بھی نہیں جانتے، ہم اپنے گھر کے لوگوں کو بھی نہیں جانتے۔ بلکہ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے حقیقت یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو نہیں جانتا اور بیوی اپنے خاوند کو نہیں جانتی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو

یہ واقعات کیونکر ظہور پذیر ہوتے کہ خاوند اپنی بیوی کو قتل کر دیتا ہے اور بیوی اپنے خاوند کو زہر دے کر مار دیتی ہے۔ رات کو میاں بیوی دونوں اکٹھے لیٹتے ہیں بیوی اپنے لحاف میں بے خوف لیٹی ہوئی ہوتی ہے اور سمجھتی ہے کہ اس کا ایک محافظ یعنی خاوند گھر میں موجود ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتی کہ یہی محافظ گنڈا سے سے اس کا سر کاٹ دے گا۔ ایک خاوند اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر خوشی خوشی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور وہ خیال کرتا ہے کہ میرے گھر میں ایک محافظ موجود ہے۔ بیوی کھانا پیش کرتی ہے، وہ تھالی اپنی طرف کھینچتا ہے اِس خیال سے کہ اس کے گھر کی محافظ اور بیوی نے کھانا تیار کیا ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ ہر لقمہ جو وہ اٹھاتا ہے وہ کافی مقدار میں زہر اُس کے اندر ڈال رہا ہے جو چند منٹوں میں اس کا خاتمہ کر دے گا۔

پس بات یہ ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں جانتے لیکن پھر بھی ہر سال اپنے ساتھ نئی امنگیں لاتا ہے، ہر نیا دن اپنے ساتھ نئی نئی اور جدید ترین امیدیں لے کر آتا ہے۔ بعض لوگ ان اُمیدوں اور اُمنگوں کا خیال کرتے ہوئے کچھ عمل بھی کر لیتے ہیں اور بعض لوگ آنکھیں کھولتے ہیں، حیرت کے ساتھ اپنے دائیں بائیں دیکھتے ہیں اور پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ نہ کوئی تغیر اُن کے اندر پیدا ہوتا ہے اور نہ کوئی تبدیلی۔ سورج چڑھتا ہے اور ڈوب جاتا ہے، سال آتا ہے اور گزر جاتا ہے اُن کی زندگی محض اُس لکڑی کی سی حیثیت رکھتی ہے جو دریا میں پڑی ہوئی ہو اور لہروں کے ساتھ بہتی جا رہی ہو۔ دریا کی لہریں اس کے اندر ارتعاش پیدا کرتی ہیں اور دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ وہ لکڑی کانپتی ہے، وہ لکڑی ہلتی ہے یا وہ لکڑی چلتی ہے لیکن درحقیقت نہ وہ لکڑی کانپتی ہے، نہ چلتی ہے اور نہ حرکت کرتی ہے وہ صرف دریا کی لہروں سے متأثر ہوتی ہے۔ اِسی طرح وہ انسان ہوتا ہے جس کے اندر نہ ارادہ ہوتا ہے، نہ اس کے اندر قوتِ عملیہ ہوتی ہے اور نہ اس کے اندر کوئی حرکت ہوتی ہے وہ محض دریا میں بہنے والا ایک لٹھ، لکڑی یا گیلی[1] ہے۔ مگر خدا تعالیٰ مومن سے یہ نہیں چاہتا۔ وہ انسان کو ایک طرف تو یہ کہتا ہے تم میری صفات اپنے اندر پیدا کرو[2] اور دوسری طرف یہ کہتا ہے کہ کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ۔[3] تم پر تو سالوں گزر جاتے ہیں لیکن تم اپنا چولہ نہیں بدلتے لیکن میں ہر روز ایک نئی شان میں جلوہ گر ہوتا ہوں۔ ایک زہریلا سانپ، زمین میں رینگنے والا کیڑا اور زمین کے اندھیروں میں رہنے والا زہریلا جانور ہر چھ ماہ کے بعد اپنی کینچلی بدل دیتا ہے۔ وہ ہر چھ ماہ کے بعد اپنا چمڑا اُتار دیتا ہے اور اپنے آپ کو ایک نیا رنگ

اور نیا روپ دے دیتا ہے مگر انسان، ہاں! وہ انسان جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے سالوں گزرنے کے بعد بھی اپنی کینچلی نہیں اتارتا، وہ اپنا چمڑا نہیں بدلتا۔ اس کا سارا شوق یہی ہوتا ہے کہ اپنا پرانا کپڑا بدل ڈالوں حالانکہ کپڑا جسم کا حصہ نہیں ہوتا کپڑا ایک غیر چیز ہے اور غیر چیز کو بدلنے کا کیا فائدہ۔ لیکن سانپ اپنے جسم کو بدلتا ہے، وہ اپنی کھال اتار کر پھینک دیتا ہے اور ایک نیا وجود بن کر دنیا کے سامنے آ جاتا ہے۔ بیشک وہ باوجود کینچلی اتار دینے کے زہریلا سانپ ہی رہتا ہے، بیشک وہ زمین میں رینگنے والا ایک جانور ہی رہتا ہے لیکن اُس کا اِس میں کوئی قصور نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے اُسے اپنی ماہیت بدلنے کی توفیق نہیں دی۔ یہ طاقت خدا تعالیٰ نے صرف انسان کے اندر ہی رکھی ہے۔ بہرحال وہ کوشش کرتا ہے کہ بدل جائے لیکن وہ نہیں بدلتا۔ اِس میں اُس کا کوئی قصور نہیں خدا تعالیٰ کا قانون ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ نہ بدلے لیکن اس نے جدوجہد نہیں چھوڑی وہ ہر چھ ماہ کے بعد اپنی کھال اتار پھینکتا ہے اور چاہتا ہے کہ بدل جاؤں مگر قانونِ قدرت کہتا ہے کہ وہ بدل نہیں سکتا۔ گویا جس چیز کو خدا تعالیٰ بدلنے کے لیے نہیں کہتا وہ اپنے آپ کو بدلنے کی متواتر کوشش کرتی ہے اور جس کو کہتا ہے کہ بدل جا وہ اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔

پس آنے والے نئے سال سے تم کیا امیدیں رکھ سکتے ہو جب تم اپنے نفس سے کوئی اُمید نہیں رکھتے۔ خدا تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ۔ وہ ہر نئے وقت میں ایک نئی حالت میں ہوتا ہے۔ گویا وہ بتاتا ہے کہ جہاں تک اُس کی ذات کا تعلق ہے وہ ایک نہ بدلنے والی ہستی ہے۔ لیکن جہاں تک اس کا تمہارے ساتھ تعلق ہے وہ کہتا ہے، ہم بھی بدلتے رہتے ہیں اور ہم اس لیے بدلتے رہتے ہیں کہ تم بدلنے والے ہو اور چونکہ تم بدلتے رہتے ہو اس لیے ہم بھی بدلتے رہتے ہیں تا تمہاری نگرانی اور دیکھ بھال کریں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ جس کے لیے خدا تعالیٰ خود بدلتا ہے وہ نہیں بدلتا۔ گویا خدا تعالیٰ جو نہ بدلنے والی ہستی ہے وہ بھی بدل جاتا ہے تا وہ انسان کے لیے ہر ضرورت کے وقت نیا سامان پیدا کرے۔ وہ کپڑا بھی بدلتا ہے جس کی طبیعت میں خدا تعالیٰ نے بدلنا نہیں رکھا، وہ خدا بھی بدلتا ہے جو اپنی صفات میں غیر مبدّل ہے۔ گویا زمین بھی بدل جاتی ہے، ایک زہریلا سانپ اور زمین پر رینگنے والا ایک ذلیل جانور بھی بدل جاتا ہے، آسمان بھی بدل جاتا ہے خدا تعالیٰ کہتا ہے کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ۔ میں انسان کی ہر ضرورت کے لیے نیا سامان مہیا کرنے کے لیے

ہر روز بدلتا رہتا ہوں لیکن درمیان میں رہنے والا انسان اپنی جگہ پر کھڑا رہتا ہے۔

پس آنے والے سال میں تم کوشش کرو کہ اپنی پہلی کینچلیوں کو اتار کر پھینک دو، تم کوشش کرو کہ اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے اتنا تو کرو جتنا ایک سانپ کرتا ہے۔ سانپ ہر چھ ماہ کے بعد اپنی کینچلی تبدیل کر دیتا ہے گو رہتا وہ سانپ ہی ہے لیکن تم اگر بدل جاؤ تو فرشتے بن جاتے ہو اور فرشتے سے مقرب فرشتے بن جاتے ہو۔ زمانہ اپنے اندر تبدیلی چاہتا ہے اور وہ تم پر منحصر ہے۔ انبیاء کی جماعتیں ہمیشہ دنیا کا محور ہوا کرتی ہیں اور دنیا محور پر گھومتی ہے۔ اگر محور حرکت نہیں کرے گا تو دنیا بھی حرکت نہیں کرے گی۔ دیکھو! ایک محور جتنی جلدی گھوم جاتا ہے اُس کا دائرہ اُتنی جلدی نہیں گھومتا۔ محور چونکہ ایک چھوٹے مقام پر ہوتا ہے اس لیے وہ بہت جلدی اپنے دَورے کو ختم کر لیتا ہے۔ پس جتنی جتنی حیثیت کسی چیز کو مرکزی مقام میں حاصل ہوتی ہے اُتنی اُتنی جلدی وہ اپنے دورہ کو ختم کر لیتی ہے اور جتنی جتنی کوئی چیز اپنے مرکزی مقام سے دور چلتی ہے اُتنی اُتنی اس کے اندر آہستگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا جب ہم ظاہری قانون کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں محور ساکن ہوتا ہے اور باقی دنیا چکر لگا رہی ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ محور فی الواقع ساکن ہوتا ہے۔ وہ چونکہ اپنی ایک ہی حالت پر قائم رہتا ہے اس لیے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ساکن ہے لیکن وہ ساکن ہوتا نہیں وہ برابر چکر کاٹ رہا ہوتا ہے۔

اسی طرح مومن کی تبدیلی بھی ہمیشہ ایک ہی رنگ کی ہوتی ہے اور ایک ہی قسم کی چیز بدلی ہوئی نظر نہیں آتی۔ تم ایک سفید کپڑے کو سرخ رنگ میں ڈال دو تو وہ سرخ ہو جائے گا۔ اسے دوبارہ سرخ رنگ میں ڈالو تو وہ سرخ کا سرخ رہے گا۔ ہاں! اس کی سرخی ذرا تیز ہو جائے گی۔ اس کپڑے کو اگر تیسری دفعہ سرخ رنگ میں ڈالو تب بھی وہ سرخ ہی رہے گا۔ ہاں! تمہارا ایسا کرنا اس کی سرخی میں کچھ زیادتی پیدا کر دے گا۔ لیکن اسی کپڑے کو اگر تم سبز رنگ میں ڈالو تو اُس کا رنگ بدل جائے گا۔ رنگ بدلتے ہیں تو وہ ممتاز نظر آتے ہیں لیکن جو ایک ہی رنگ میں سموئے جاتے ہیں اُن کا امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مومن بھی ایک ہی رنگ میں سمویا جاتا ہے۔ وہ صرف صِبْغَةُ اللّٰه کو قبول کرتا ہے اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی حالانکہ وہ اپنے اندر پہلے سے زیادہ تبدیلی پیدا کر رہا ہوتا ہے مگر یکرنگ ہونے کی وجہ سے وہ تبدیلی نظر نہیں آتی۔

پس آپ لوگ اس نئے سال میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، اپنے کاموں میں جوش پیدا

کریں، نمازوں میں باقاعدگی پیدا کریں اور اپنی تبلیغ کو منظّم کریں اور یہ مدّنظر رکھیں کہ کون جانتا ہے کہ کس پر کل آئے گا یا نہیں۔ پس کوشش کریں کہ تمہاری ایک ہی حرکت میں دنیا کے سارے لوگ اسلام قبول کر لیں۔ بظاہر یہ کام مشکل نظر آتا ہے لیکن تمہارا ارادہ یہی ہونا چاہیے کہ ہر دن جو چڑھتا ہے تمہیں یقین کر لینا چاہیے کہ تم نے اس میں ساری دنیا کو اسلام میں داخل کر لینا ہے۔ اگر تمہارا ارادہ یہ ہے تو خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا اور اگر تم یہ کہو گے کہ دنیا کے دل کہاں بدلتے ہیں تو تمہارے کام میں تأثیر پیدا نہیں ہوگی۔ تاثیر ہمیشہ گھبراہٹ اور جذبات کی شدّت سے پیدا ہوتی ہے۔ جب جذبات ایک نقطہ پر جمع ہو جاتے ہیں تو پھر تأثیر بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ تم ورما[4] کو ہر منٹ کے بعد بدلتے جاؤ تو لکڑی میں سوراخ نہیں ہوگا لیکن جب تم ورما کو ایک جگہ پر رکھو گے تو لکڑی میں سوراخ کر لو گے۔ اِسی طرح جب جذبات ایک جگہ پر اکٹھے ہو جاتے ہیں تو وہ طبائع میں تأثیر پیدا کر دیتے ہیں لیکن جب وہ بدلتے رہتے ہیں تو وہ صرف داغ لگا دیتے ہیں سوراخ پیدا نہیں کرتے"۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:

"میں جمعہ کی نماز کے بعد ایک جنازہ پڑھاؤں گا۔ یہ جنازہ اُمِّ طاہر مرحومہ کی بڑی ہمشیرہ زینب بیگم صاحبہ کا ہے جو پچھلے دنوں راولپنڈی میں فوت ہوگئی ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں وفات کی خبر آئی تھی اور جمعہ کے دن میرا ارادہ تھا کہ نماز جنازہ پڑھاؤں لیکن اُس دن چونکہ گاڑی آ گئی اور دوستوں نے گاڑی پر جانا تھا اس لیے تشویش کی وجہ سے کہ کہیں گاڑی چھوٹ نہ جائے میں نماز جنازہ پڑھانا بھول گیا۔

اِسی طرح حافظ طیب اللہ صاحب بنگالی کی ہمشیرہ فوت ہوگئی ہیں میں اُن کا بھی جنازہ غائب پڑھاؤں گا"۔ (الفضل 22 مارچ 1951ء)

1: گیلی: تنے کی کاٹی ہوئی گول لکڑی جس سے شہتیر نکلتے ہیں (فیروز اللغات اردو فیروز سنز لاہور)

2: صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ (البقرۃ:139)

3: الرحمان:30

4: ورما: ترکھان/لوہار کا سوراخ کرنے والا ہتھیار (پنجابی اردو لغت صفحہ 1498 مرتبہ تنویر بخاری مطبوعہ لاہور 1989ء)